غیر مسلم دکاندار سے کوئی چیز خریدنا

مجیب: مولانا محمد سجاد عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3421

تاریخ اجراء: 21 جمادی الاخریٰ 1446ھ /24 دسمبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

میرا سوال یہ ہے کہ اگر محلے میں کوئی غیر مسلم دکاندار ہو تو کیا اس سے کوئی بھی چیز خریدنا جائز ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

اگر محلے، بازار، مارکیٹ وغیرہ میں مرتد کے علاوہ کوئی غیر مسلم دکاندار ہو تو اس سے گوشت کے علاوہ دوسری جائز و حلال چیزیں خریدنا جائز ہے جب تک کہ ان میں کسی ناپاک یا حرام کی آمیزش کا شرعی ثبوت نہ ہو، نیز اس کا لحاظ بھی ضروری ہے کہ ایسی چیز نہ خریدے کہ اس سے کفر یا گناہ پر مدد دینا ہو یا اسلام و شریعت کا نقصان ہو۔ بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ حتی الامکان مسلمان کی دوکان سے خریدا جائے کہ اس میں مسلمان کی مدد ہے۔

فتاوی رضویہ میں ہے "ہندو کے یہاں کا گوشت اور اس کی جس شے کی نسبت معلوم ہو کہ اس میں کوئی چیز حرام یا نجس ملی ہے وہ ضرور حرام ہے اور جس شے کا حال معلوم نہیں وہ جائز ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج21، ص664، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

کفار سے معاملات کرنے کے متعلق فتاوی رضویہ میں سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

”معاملت مجردہ سوائے مرتدین ہر کافر سے جائز ہے جبکہ اس میں نہ کوئی اعانت کفر یا معصیت ہو نہ اضرار اسلام و شریعت، ورنہ ایسی معاملت مسلم سے بھی حرام ہے چہ جائیکہ کافر، قال تعالیٰ: "ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان" گناہ و ظلم پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔“ (فتاوی رضویہ، ج14، ص433، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم